۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۴

محترم جناب مفتی صاحب ایک مسئلہ کا شرعی حل مطلوب ہے

وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق مغلظہ دے دی اور اسکو دخول دار کے ساتھ معلق کر دیا ایک مولوی صاحب نے اس کو فتاویٰ دار العلوم دیوبند (امداد المفتیین) سے مسئلہ کا حیلہ کرالیا اس طور پر کہ اس کو ایک طلاق بائن دلوایا اور یمین کو منحل کرا کر عدت کے اندر اندر ہی اس کو دوبارہ نکاح کرالیا، اب ایک دوسرا مولوی صاحب فرما رہا ہے کہ عدت کے اندر نکاح کرانا درست نہیں ہے بلکہ عدت گزارنا ضروری ہے وہ فتاویٰ عزیزیہ اور دوسرے فتاوؤں کا حوالہ دیتا ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ

کیا عدت کے اندر اسی زوج سے نکاح کرانا درست ہے یا نہیں اگر کسی نے کرالیا تو اب یہ نکاح درست ہوا یا نہیں اگر نہیں تو اب اس کی درستگی کی کیا صورت ہوگی، اور عدت کا گزارنا استبراء رحم کیلئے ہوتا ہے جو کسی دوسرے زوج سے نکاح کرانے کی صورت میں ضروری ہوتا ہے لیکن اسی زوج سے نکاح کرانے کی صورت میں عدت کیوں ضروری ہے جبکہ دوسرے فتاوؤں میں اسکی کوئی واضح تحریر نہیں ہے کہ عدت گزارنا ضروری ہے کیوں ہے

براہ کرم اس مسئلہ کو حل فرما کر ممنون فرمائیں

المستفتی محمد عمران

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

الجواب حامدًا ومصلیًا

تین طلاقوں کو معلق کرنے کی صورت میں طلاقِ ثلاثہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طلاق بائن دے دے پھر وہ عورت عدت گذارنے کے بعد اس شرط کو پورا کرے اور اس کے بعد دونوں باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرلیں اس کے بعد اگر عورت اس شرط پر عمل بھی کرے تب بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

اس مخصوص صورت میں عدت گذارنا اس لئے لازم ہے کہ اگر عورت اپنی عدت کے دوران اس شرط پر عمل کرے تو تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی اس لئے کہ تعلیق پر عمل کرنے کی صورت میں اس وقت طلاق واقع ہوتی ہے جب کہ عورت شوہر کے نکاح میں ہو یا اس کی عدت میں ہو اور طلاق بائن دینے سے بالکلیہ نکاح ختم نہیں ہوتا بلکہ نکاح کے بعض احکام باقی رہتے ہیں مثلاً نفقہ، سکنی وغیرہ لہذا اگر عورت عدت میں اس شرط پر عمل کرے تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں زید کی بیوی اگر عدت کے اندر گھر میں داخل ہوگئی تو زید کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوکر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوجائے گی اور بغیر حلالہ شرعیہ کے نکاح درست نہیں ہوگا، لہذا جو مولوی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوا ان کی بات درست ہے اور ان دونوں میاں بیوی پر لازم ہے کہ فورًا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں اور اب تک جو گناہ ہوا ہے اس پر صدقِ دل سے توبہ واستغفار کریں۔

فی الدر المختار ۳/۳۵۵

وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت۔

وفی الشامیة ۳/۳۵۵

تحت قوله "لکن ان وجد فی الملک" اطلق الملک فشمل ما اذا وجد فی العدة۔

وفی حاشیة الطحطاوی ۲/۱۵۵

(لکن ان وجد فی الملک طلقت) ومراده بالملک مایعم الملک الحکمی حکما اذا وجد فی العدة۔

وفی فتح المعین ۲/۱۵۱

(ان وجد الشرط فی الملک) هذا شامل لما اذا وجد فی العدة (طلقت وانحلت الیمین)

وفی الدر المختار ۳/۳۵۵

فحیلة من علق الثلاث بدخول الدار ان یطلقها واحدة ثم بعد العدة تدخل تنحل الیمین فتنکحها۔

وفی فتح المعین ۲/۱۵۱

اذا علق الثلاث بدخول الدار فحیلته ان یطلقها واحدة ثم

لبعد العدة تدخلها فتنحل اليمين فينكحها

كذا في شرح النقاية ، ١/ ٦٣٢

وفي الهداية ، ٢/ ٤٤٣

واذا طلق الرجل امرأته فلها النفقة والسكنى في عدتها رجعيا كان او بائنا ...... ان النفقة جزاء الاحتباس على ما ذكرنا والاحتباس قائم في حق حكم مقصود بالنكاح وهو الولد اذ العدة واجب لصيانة الولد فتجب النفقة ولهذا كان لها السكنى . والله اعلم بالصواب

فهيم اشرف غفرالله له

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

٢٠ / ٦ / ٢٢ھ

الجواب صحيح

احقر محمود اشرف غفرالله له

٢٠/٦/١٤٢٢ھ

الجواب صحيح

محمد عبد المنان عفی عنہ

٢٠ / ٦ / ١٤٢٢ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ٦٤٣/٢

مورخہ

دار العلوم کراچی